

خطبه (۱۷)

ان لوگوں کے بارے میں جو امت کے فیصلے چکا نے کیلئے مند قضا پر
بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے:
تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک مبغوض دشمن
ہیں:

ایک وہ جسے اللہ نے اس کے نفس کے حوالے کر دیا ہو (یعنی اس کی
بداعمالیوں کی وجہ سے اپنی توفیق سلب کر لی) جس کے بعد وہ سیدھی راہ
سے ہٹا ہوا، بدعت کی باتوں پر فریفہ اور گمراہی کی تبلیغ پر مٹا ہوا ہے۔
وہ اپنے ہوا خواہوں کیلئے فتنہ اور سابقہ لوگوں کی ہدایت سے برگشتہ
ہے۔ وہ تمام ان لوگوں کیلئے جو اس کی زندگی میں یا اس کی موت کے
بعد اس کی پیروی کریں، گمراہ کرنے والا ہے۔ وہ دوسروں کے گناہوں
کا بوجھاٹھائے ہوئے اور خود اپنی خطاؤں میں جکڑا ہوا ہے۔

اور دوسرا شخص وہ ہے جس نے جہالت کی باتوں کو (ادھر ادھر سے)
بٹور لیا ہے۔ وہ امت کے جاہل افراد میں دوڑ دھوپ کیا کرتا ہے اور
فتنوں کی تاریکیوں میں غافل و مدھوش پڑا رہتا ہے اور امن و آشتوں کے
فاائدوں سے آنکھ بند کر لیتا ہے۔ چند انسانی شکل و صورت سے ملتے
جلتے ہوئے لوگوں نے اسے عالم کا قلب دے رکھا ہے، حالانکہ وہ عالم
نہیں۔ وہ ایسی (بے سود) باتوں کے سینئے کیلئے منہ اندر ہیرے نکل پڑتا
ہے جن کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس
گندے پانی سے سیراب ہو لیتا ہے اور لا یعنی باتوں کو جمع کر لیتا ہے تو
لوگوں میں قاضی بن کر بیٹھ جاتا ہے اور دوسروں پر مشتبہ رہنے والے
مسائل کے حل کرنے کا ذمہ لے لیتا ہے۔ اگر کوئی الجھا ہوا مسئلہ اس
کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اپنی رائے سے اس کیلئے بھرتی کی فرسودہ
دلیلیں مہیا کر لیتا ہے اور پھر اس پر قیین بھی کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ

(۱۷) وَمِنْ كَلَامٍ لَّهٗ عَلَيْهِ الْمَلَامُ
فِي صَفَةٍ مَّنْ يَتَصَدِّي لِلْحُكْمِ يَيْئَنِ الْأُمَّةَ وَ
لَيْسَ لِذِلْكَ بِإِمْلَى:
إِنَّ أَبْغَضَ الْخَلَائِقِ إِلَى اللَّهِ
رَجُلَانِ:

رَجُلٌ وَّكَلَهُ اللَّهُ إِلَى نَفْسِهِ، فَهُوَ جَائِرٌ
عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، مَشْغُوفٌ بِكَلامِ
بِدْعَةٍ وَ دُعَاءِ ضَلَالَهُ، فَهُوَ فِتْنَهُ لِمَنِ
افْتَنَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدِيِّ مَنِ
كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنِ اقْتَنَدَى بِهِ
فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ وَفَاتِهِ، حَمَالٌ خَطَايَا
غَيْرِهِ، رَهْنٌ بِخَطِيبِهِ.

وَ رَجُلٌ قَمَشَ جَهَلًا مُّوْضِعٌ فِي جَهَالِ
الْأُمَّةِ، عَادِ فِيْ أَغْبَاشِ الْفِتْنَهِ،
عَمِّ بِمَا فِي عَقْدِ الْهُدْنَهِ، قَدْ سَمَاهُ أَشْبَاهُ
النَّاسِ عَالِيًّا وَ لَيْسَ بِهِ، بَكَرَ
فَاسْتَكْثَرَ مِنْ جَمْعٍ، مَا قَلَّ مِنْهُ
حَيْدُّ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ مَاءِ
أَجِنِّ، وَ اكْتَنَزَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ. جَلَسَ بَيْنَ
النَّاسِ قَاضِيًّا ضَامِنًا لِتَخْلِيصِ
مَا التَّبَسَ عَلَى غَيْرِهِ، فَإِنْ نَزَلَتْ
بِهِ إِحْدَى الْمُبَهَّمَاتِ هَيَّا لَهَا
حَشُوًا رَّثًا مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ قَطَعَ بِهِ،
فَهُوَ مِنْ لَبْسِ الشُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ نَسْجِ

شہہات کے الجھاؤ میں پھنسا ہوا ہے جس طرح مکڑی خود اپنے ہی جالے کے اندر۔ وہ خود نہیں جانتا کہ اس نے صحیح حکم دیا ہے یا غلط۔ اگر صحیح بات بھی کہی ہو تو اسے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں غلط نہ ہو اور غلط جواب ہو تو اسے یہ توقع رہتی ہے کہ شاید یہی صحیح ہو۔ وہ جہاں توں میں بھٹکنے والا جاہل اور اپنی نظر کے دھندا لپن کے ساتھ تاریکیوں میں بھٹکنے والی سواریوں پر سوار ہے۔ نہ اس نے حقیقت علم کو پر کھانا اس کی تک پہنچا۔ وہ روایات کو اس طرح درہم و برہم کرتا ہے جس طرح ہوا سوکھ ہوئے تکلوں کو۔ خدا کی قسم! وہ ان مسائل کے حل کرنے کا اہل نہیں جو اس سے پوچھتے جاتے ہیں۔ اور نہ اس منصب کے قابل ہے جو اسے سپرد کیا گیا ہے۔ جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس چیز کو وہ کوئی قابلِ اعتنا علم ہی نہیں قرار دیتا اور جہاں تک وہ پہنچ سکتا ہے اس کے آگے یہ سمجھتا ہی نہیں کہ کوئی دوسرا پہنچ سکتا ہے اور جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی اسے پی جاتا ہے، کیونکہ وہ اپنی جہالت کو خود جانتا ہے۔ (ناحق بھائے ہوئے) خون اس کے ناروا فیصلوں کی وجہ سے چٹخ رہے ہیں اور غیر مستحق افراد کو پہنچی ہوئی میرا شیش چلا رہی ہیں۔

اللہ ہی سے شکوہ ہے ان لوگوں کا جو جہالت میں جیتے ہیں اور گمراہی میں مر جاتے ہیں۔ ان میں قرآن سے زیادہ کوئی بے قیمت چیز نہیں، جبکہ اسے اس طرح پیش کیا جائے جیسا پیش کرنے کا حق ہے اور اس قرآن سے زیادہ ان میں کوئی مقبول اور قیمتی چیز نہیں، اس وقت جب کہ اس کی آیتوں کا بے محل استعمال کیا جائے۔ ان کے نزدیک نیکی سے زیادہ کوئی برائی اور برائی سے زیادہ کوئی نیکی نہیں۔

--☆☆--

الْعَنْكَبُوتِ، لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأً، فَإِنْ أَصَابَ خَافَ أَنْ يَكُونَ قُدْ أَخْطَأً، وَ إِنْ أَخْطَأً رَجَآ أَنْ يَكُونَ قُدْ أَصَابَ، جَاهِلٌ خَبَاطٌ جَهَالَاتٍ، عَاشِ رَّكَابٍ عَشَوَاتٍ، لَمْ يَعْضَ عَلَى الْعِلْمِ بِضَرِّسٍ قَاطِعٍ، يُذْرِي الرِّوَايَاتِ إِذْرَاءَ الرِّبِيعِ الْهَشِيمَ، لَا مَلِّيْ وَاللَّهُ! يَاصَدَارِ مَا وَرَدَ عَلَيْهِ، وَ لَا هُوَ أَهْلٌ لِيَأْتِي فُوْضَ إِلَيْهِ، لَا يَحْسَبُ الْعِلْمَ فِي شَيْءٍ مِمَّا آتَكَهُ، وَ لَا يَرَى أَنَّ مِنْ وَرَاءِ مَا بَلَغَ مَدْهِبًا لِغَيْرِهِ، وَ إِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْ أَكْتَنَمَ بِهِ لِيَأْتِي يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ، تَصْرُخُ مِنْ جُوْرِ قَضَائِهِ الدِّمَاءُ، وَ تَعْجُجُ مِنْهُ الْمَوَارِيثُ.

إِلَى اللَّهِ أَشْكُوُ مِنْ مَعْشِرِ يَعِيشُونَ جُهَالًا، وَ يَمُوتُونَ ضُلَالًا، لَيْسَ فِيهِمْ سِلْعَةٌ أَبُورٌ مِنَ الْكِتَابِ إِذَا تُلِيَ حَقَّ تِلَاقِتِهِ، وَ لَا سِلْعَةٌ أَنْفَقَ بَيْعًا وَ لَا أَغْلَى ثَمَنًا مِنَ الْكِتَابِ إِذَا حُرِفَ عَنْ مَوَاضِعِهِ، وَ لَا عِنْدَهُمْ أَنْكَرٌ مِنَ الْمُعْرُوفِ، وَ لَا أَعْرُفُ مِنَ الْمُنْكَرِ.

-----☆☆-----

ؐ امیر المؤمنین علیہ السلام نے دو قسم کے لوگوں کو اللہ کے نزد یک مبغوض اور بدترین خلافت قرار دیا ہے: ایک وہ جو سرے سے اصول عقائد ہی میں گمراہ ہیں اور گمراہی کی نشر و اشاعت میں لگے رہتے ہیں اور دوسرا وہ جو قرآن و سنت کو پس پشت ڈال کر اپنے قیاس درائے سے احکام گڑھ لیتے ہیں اور اپنے مقلدین کا ایک حلقة پیدا کر کے ان میں خود ساختہ شریعت کی ترویج کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی گمراہی و بکھروی صرف ان کی ذات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ ان کی ضلالت کا بولیا ہوا بیچ برگ و بارلا تا ہے اور ایک تناوار شجر کی صورت اختیار کر کے گمراہوں کو ہمیشہ اپنے سایہ میں پناہ دیتا رہتا ہے اور یہ گمراہی بڑھتی ہی رہتی ہے اور چونکہ اس گمراہی کے اصل بانی یہی لوگ ہوتے ہیں، اس لئے دوسروں کی گمراہی کا بوجھ بھی انہی کے سر لاد اجاۓ گا۔ چنانچہ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ﴾

یہ لوگ اپنے (گناہوں کا) بوجھ تو یقیناً اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ (جنہیں گمراہ کیا ہے) ان کے بوجھ بھی انہیں اٹھانا پڑیں گے۔

